S_1996_5_206_210

5 ایس۔سی۔آر سپریم کورٹ رپوٹس 1996

پاپائیہ

بنام

اسٹیٹ آف کرناٹک اور دیگران

23اگست1996

کے۔راماسوامی اور جی۔بی۔پٹنائک،جسٹسز۔

آئین ہند،1950:آرٹیکل(b)39 اور46۔

درج فہرست ذات اور درج فہرست قبائل-سماج کے کمزور طبقات استحصال کو روکنا ریاست کا فرض ہے-معاشی انصاف کا حق ایک بنیادی حق ہے۔

کرناٹک درج فہرست ذات اور درج فہرست قبائل (کچھ زمینوں کی منتقلی کی ممانعت) ایکٹ، 1978:دفعہ 4اور5۔

میسور لینڈ ریونیو کوڈ: قاعدہ(8)43۔

کنٹریکٹ ایکٹ،1872:دفعہ 23.

مدعا علیہان 4 اور 5 کے ذریعہ زمین کی منتقلی پر درج فہرست ذات وں اور درج فہرست قبائل کی پابندی قاعدہ(8)43 کے تحت تفویض کردہ پانچ ایکڑ زرعی زمین- درخواست گزار حکومت کی طرف سے تفویض کردہ تاریخ سے دس سال کی مدت ختم ہونے کے بعد تفویض کردہ افراد سے زمین خریدنا-مجاز اتھارٹی کے ذریعہ منظور شدہ اور اپیلیٹ اتھارٹی کے ذریعہ منظور کردہ اراضی کی بحالی کے لئے تفویض کردہ درخواست-سپریم کورٹ میں ترجیحی اپیل کو مدعا علیہ کی طرف سے مسترد قرار دیا گیا-تفویض کنندہ کی طرف سے دی گئی درخواست کالعدم تھی-تفویض کنندہ کی طرف سے دی گئی درخواست-تفویض کنندہ-تفویض کنندہ کی طرف سے دی گئی درخواست-تفویض کنندہ کی طرف سے دی گئی درخواست آئینی مقصد کے حصول کے لئے زمین کی تفویض نہ صرف آئینی پالیسی کی خلاف ورزی ہوگی بلکہ کنٹریکٹ ایکٹ کی دفعہ 23 کے تحت عوامی پالیسی کی بھی خلاف ورزی ہوگی- چونکہ علیحدگی غیر قانونی تھی اس لئے خریدار کو اس کے تحت کوئی جائز حق،عنوان یا مفاد نہیں ملتا ہے- ریاست کے خلاف منفی قبضے کی درخواست قابل سماعت نہیں ہے-تفویض کنندہ فروخت کو چیلنج کرنے سے باز نہیں تھا کیونکہ وہاں یہ قانون کے خلاف نہیں ہے۔

کے۔ٹی۔ہوچی گوڑا بنام ڈپٹی کمشنر اور دیگران،(1994)3 ایس سی سی 536، نا قابل اطلاق قرار دیا گیا۔

آر۔چندیورپا وغیرہ، وغیرہ بنام ریاست کرناٹک اور دیگر۔وغیرہ وغیرہ،(1995)5 اسکیل 620، پر انحصار کیا.

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 11933 آف 1996۔

1990 کے ڈبلیو۔اے نمبر 494 میں کرناٹک ہائی کورٹ کے 19.9.90 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی طرف سے پی۔آر۔راماش، ایس۔کے۔کلکرنی اور سوریہ کانت۔

جواب دہندگان کی جانب سے کپل۔سبل، وی۔لکشمی نارائن اور ای۔سی۔ودیاساگر شامل ہیں۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا تھا:

اجازت دے دی گئی۔

ہم نے دونوں فریقوں کے ماہرین کی بات سنی ہے۔

خصوصی اجازت کے ذریعہ یہ اپیل کرناٹک ہائی کورٹ کے ڈبلیو۔اے نمبر 494/90 مورخہ 19-9-1990 میں دیئے گئے حکم سے پیدا ہوئی ہے۔تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ بنگلور کے مرحوم گورپا کے بیٹوں ڈوڈرامائیہ اور چکرامیا کے نام سے جواب دہندگان 4 اور 5 کو 13 فروری 1940 کو میسور لینڈ ریونیو کوڈ کے قاعدہ (8) 43 کے تحت سرکاری زمین کے استعمال اور لطف اندوز ہونے کے لئے پانچ ایکڑ زرعی زمین دی گئی تھی۔قاعدہ نمبر (8) 43 درج ذیل ہے:

مذکورہ بالا قاعدہ (5) 43 کے تحت پسماندہ طبقوں سے تعلق رکھنے والے درخواست دہندگان اور حکومت کی جانب سے دوسری برادریوں کے غریب اور بے زمین لوگوں یا مذہبی خیراتی اداروں کو رعایتی قیمت یا کم قیمت پر دی جانے والی درخواست دہندگان کو الگ تھلگ نہیں کیا جائے گا اور عطیہ دہندگان کو حکومت کی طرف سے مقرر کردہ فارم میں متچلیکا پر عمل درآمد کرنا ہوگا۔تاہم، یہ قاعدہ (5) 43 کے تحت پسماندہ طبقات کو دی جانے والی زمینوں کو کسی بھی قرض کے لئے ضمانت کے طور پر قبول کرنے سے نہیں روکے گا جو وہ زمین کو بہتر بنانے کے حقیقی مقاصد کے لئے حکومت یا کوآپریٹو سوسائٹی سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

مذکورہ قاعدے کو پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور سماج کے

دیگر کمزور طبقوں کے معاشی حالات کو بہتر بنانے کے مقصد سے، حکومت انہیں یا ان پر مشتمل کوآپریٹو سوسائٹیوں کو زمین تفویض کرسکتی ہے۔ اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہے کہ درخواست گزار نے 19 دسمبر 1958 کو رجسٹرڈ سیل ڈیڈ کے تحت تفویض کردہ افراد سے زمین خریدی تھی۔ کرناٹک قانون ساز اسمبلی نے کرناٹک درج فہرست ذات اور درج فہرست قبائل (کچھ زمینوں کی منتقلی کی ممانعت) ایکٹ، 1978 (مختصر طور پر، "ایکٹ") نافذ کیا جس میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے ذریعہ الگ تھلگ ہونے کو کالعدم اور غیر فعال قرار دیا گیا تھا۔ زمینوں کی بحالی کے لئے طریقہ کار مقرر کیا گیا ہے یا اگر وہ دستیاب نہیں ہیں تو، زمین کو دوبارہ ان طبقات کے اہل افراد کو تفویض کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ مدعا علیہان 4 اور 5 نے ایکٹ کی دفعہ 4 اور 5 کے تحت 22 اپریل 1985 کو مجاز اتھارٹی کے سامنے زمین کی بحالی کے لئے درخواست دائر کی۔ مجاز اتھارٹی نے درخواست منظور کی جس کی تصدیق اپیل پر کی گئی اور اس لیے رٹ پٹیشنز خارج کر دی گئیں۔ لہٰذا یہ اپیل خصوصی اجازت کے ذریعے کی گئی ہے۔

درخواست گزار کے فاضل وکیل جناب پی آر راماشیش نے دلیل دی کہ اپیل کنندہ کے خلاف کوئی پابندی نہیں ہے، کیونکہ اس نے حکومت کے ذریعہ تفویض کی تاریخ سے دس سال کی مدت ختم ہونے کے بعد یہ لقب حاصل کیا تھا۔ اپیل کنندہ نے ناموافق قبضے کے ذریعہ عنوان کو مکمل کیا تھا۔ لہٰذا اس طرح کی صورتحال پر یہ قانون لاگو نہیں ہوتا۔ اپنی دلیل کی حمایت میں انہوں نے کے ٹی ہوچی گوڑا بنام ڈپٹی کمشنر ارو دیگران (1994) 3 ایس سی سی 536 میں اس عدالت کے فیصلے پر بھروسہ کرنے کی کوشش کی۔

مدعا علیہان کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل جناب کپل سبل نے دلیل دی کہ اپیل کنندہ نے ریاست کے خلاف کوئی اعتراض نہیں کیا ہے۔ وہ جواب دہندگان 4 اور 5 سے حاصل کردہ عنوان کی بنیاد پر قبضے میں آیا۔ یہ فروخت غیر قانونی اور عوامی پالیسی کے خلاف ہے۔ مدعا علیہان کے خلاف منفی قبضے کا ان کا دعویٰ اگرچہ پرائمری اتھارٹی اور اپیلیٹ اتھارٹی کے سامنے اٹھایا گیا تھا اور اسے منفی قرار دیا گیا تھا، لیکن ہائی کورٹ کے سامنے اس کی تشہیر نہیں کی گئی۔ ہائی کورٹ کے سامنے اٹھایا گیا واحد اعتراض اسٹاپل کے بارے میں تھا جسے صحیح طور پر منفی قرار دیا گیا تھا۔ ان حالات میں، ہوچی گوڑا کیس (سپرا) کے تناسب کا کوئی اطلاق نہیں ہے۔ اپنی دلیل کی تائید میں انہوں نے آر چندیورپا وغیرہ بنام ریاست کرناٹک اور دیگر وغیرہ 5 (1995)، SCALE620 کے معاملے میں اس عدالت کے دیگر فیصلوں پر بھروسہ کیا۔

دونوں فریقوں کی جانب سے اٹھائے گئے متحارب اعتراضات کے پیش نظر جو سوالات اٹھتے ہیں وہ یہ ہیں: کیا درخواست گزار کو زمین سے الگ کرنے والے مدعا علیہان 5 اور 6 کو فروخت کو چیلنج کرنے سے

روکا گیا ہے اور کیا یہ فروخت درست ہے اور کیا اپیل کنندہ نے ریاست کے خلاف منفی قبضہ کر کے اپنے حق کو مکمل کیا ہے؟

یہ دیکھا گیا ہے کہ آئین کا آرٹیکل 46، اس کے دیباچہ کے لحاظ سے، ریاست کو درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور سماج کے دیگر کمزور طبقوں کو معاشی انصاف فراہم کرنے اور ان کے استحصال کو روکنے کا حکم دیتا ہے۔ آئین کے آرٹیکل 39 (بی) کے تحت ریاست کو یہ ذمہ داری دی گئی ہے کہ وہ عوامی بھلائی کے لیے اپنی زمین تقسیم کرے۔ درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور دیگر کمزور طبقوں کو معاشی انصاف کا حق حاصل ہے، حیثیت، مواقع اور آزادی کی برابری کا بنیادی حق ہے۔ معاشی انصاف آزادی کا وہ پہلو ہے جس کے بغیر فرد کی حیثیت اور وقار کی برابری غلط فہمیوں کا شکار ہے۔ دیہی ہندوستان میں، زمین مالک کو اقتصادی حیثیت فراہم کرتی ہے۔ لہٰذا ریاست کی آئینی ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ غریبوں کو ان کی معاشی حالت بہتر بنانے کا موقع فراہم کیا جائے۔ زمین کی تفویض اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نہ صرف دستوری پالیسی کی خلاف ورزی ہوگی بلکہ کنٹریکٹ ایکٹ کی دفعہ 23 کے تحت عوامی پالیسی کی بھی خلاف ورزی ہوگی۔ اس طرح اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کی گئی کوئی بھی علیحدگی کالعدم ہے اور خریدار کو اس کے تحت کوئی جائز حق، ملکیت یا مفاد نہیں ملے گا۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ قاعدہ 43 (اے) خاص طور پر تفویض کردہ زمین کو الگ کرنے کی ممانعت کرتا ہے۔ اس میں وقت کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی ہے۔ تاہم، یہ دلیل دی جاتی ہے کہ درخواست گزار نے ایکٹ کے نافذ ہونے سے بہت پہلے 1958 میں فروخت کے ذریعے زمین حاصل کی تھی اور اس طرح اس نے ناجائز قبضہ کر کے اپنا مالکانہ حق مکمل کر لیا تھا۔ ہمیں جھگڑے میں کوئی طاقت نظر نہیں آتی۔ اس عدالت نے آر چندیورپا کے معاملے میں بھی اسی طرح کے حالات میں اس سوال پر غور کیا تھا اور کہا تھا:

پھر سوال یہ ہے کہ کیا اپیل کنندہ نے اپنے لقب کو غلط قبضے سے مکمل کیا ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ اسسٹنٹ کمشنر کے سامنے یہ دلیل پیش کی گئی تھی کہ اپیل کنندہ 1968 سے قبضے میں ہے، اس نے اپنے لقب کو غلط قبضے سے مکمل کیا ہے۔ لیکن منفی قبضہ قائم کرنے کے لئے اہم حقائق پیش نہیں کیے گئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اپیل کنندہ اصل گرانٹ حاصل کرنے والے سے اخذ شدہ عنوان کے ذریعہ قبضہ میں آیا تھا۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ اصل گرانٹ دینے والے کو زمین کو الگ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ لہٰذا اگر درخواست گزار ریاست کے خلاف ناموافق ملکیت کا دعویٰ کرنا چاہتا ہے تو اسے اپنے لقب سے انکار کرنا ہوگا اور ریاست کے علم میں اپنے معاندانہ دعوے کی وکالت کرنی ہوگی اور یہ کہ ریاست نے مقررہ مدت کے اندر اس پر کوئی کارروائی نہیں کی

ہے۔ وہاں، اپیل کنندہ کا قبضہ منفی ہو جائے گا۔ایسا کوئی موقف اختیار نہیں کیا گیا اور نہ ہی اس حوالے سے کوئی ثبوت پیش کیا گیا ہے۔ وکیل اپنی تحقیق کے باوجود ہمارے علم میں ایسی کوئی درخواست لانے سے قاصر ہے جسے اپیل کنندہ نے قبول کیا ہے۔"

اس کا تناسب اس معاملے میں حقائق پر براہ راست لاگو ہوتا ہے۔

کے ٹی ہوچی گوڑا کے معاملے (سپرا) میں نہ تو اس سوال پر غور کیا گیا اور نہ ہی اس قاعدے کی صداقت پر غور کیا گیا۔ اس میں، اس عدالت نے خریدار کے خلاف منفی قبضے کے سوال پر غور کیا تھا لیکن ریاست کے خلاف نہیں۔ جب تک خریدار درست عنوان حاصل نہیں کرتا، عنوان کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اگر وہ اپنے حق میں اس لقب پر قابض رہتا ہے، تو لازمی طور پر اسے اس تاریخ کو ثابت کرنا اور ثابت کرنا ہوگا جس سے اس نے اپنے لقب کو مسترد کیا اور ریاست کے خلاف ملکیت کا لقب حاصل کیا اور اس معاملے میں اپنے قبضے کو اصل مالک یعنی ریاست کے علم میں مکمل کر لیا۔ اس طرح کی درخواست نہ تو لی گئی اور نہ ہی اس پر بحث کی گئی اور نہ ہی اس سلسلے میں کوئی ثبوت پیش کیا گیا۔ ریاست کے خلاف ناجائز قبضے کی درخواست اس کے علاوہ بھی پیدا نہیں ہوتی کیونکہ کارروائی 30 سال کی مدت ختم ہونے سے پہلے کی گئی تھی۔ مدعا علیہ کے خلاف اسٹاپیل کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ ایکٹ فروخت کو کالعدم قرار دیتا ہے اور اس طرح قانون کے خلاف کوئی اسٹاپیل نہیں ہوگا۔

اس کے مطابق اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔ کوئی قیمت نہیں۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24